www.emarsiya.com

۲۸

بابا تری بیٹی پہ مصیبت ہوئی کیا کیا
ظالم نے ستم بیکسی پہ توڑے
تب دیکھ کے یہ حال بہن رو کے یہ بولی
دل کانپ رہا تھا اور آنسو رواں تھے

۲۹

لو دادی حسینؑ جبکہ رخصت ہوئی ساری
تب لاش پہ بیٹھ کے یہ کلثوم نے اجاری
اور خلق و برادر سے یہ بیکس نے اجاری
سر ہم نے تو صدقے سر مولا پہ کیا ہے
اور تم کو کنیزی میں سکینہؑ کی دیا ہے

۳۰

نا گاہ کہا شمر نے اے عابدؑ بیمار
بس رو چکے بہت اب نہ رو اور نہ رلا
زینب سے کہا بیوہ ہو اب تو نہیں جاتی
لے جائینگے ظالم تو قیامت میں کرونگی
رو رو کے حسینؑ لاشۂ بیوہ والی کی مرونگی

۳۱

جب تک کہ نہ دیکھا تھا نہ دیکھا تھا پیارا
اب چھوڑ دو بی بی کہ سر لاش پہ حسینؑ
سنتی ہو بہن تین پہر رات آئی تھی اب تک
شوہر کی اطاعت کا مجھے پاس ادب ہے
اسوقت میں لاشے سے جدا ہونا غضب ہے

۳۲

جب شہ کی صدا لاش سے کانوں میں آئی
موجود ہو بابا نہیں اک غم کی ستائی
شہ بولے کہ ہاں بہن میں ہوں غم کی ستائی
غافل نہیں میں اللہ مسلم کی طرف سے
اس لاش پہ رونے کو میں آیا ہوں نجف سے

۳۳

اللہ رے سوے کوفہ چلی عترت اطہار
اور بیبیاں اونٹوں کو روانہ ہوا بیمار
خاموش ہیں زینبؑ نہ بہن طاقت گفتار
مین واسطہ دیتا ہوں اسیری حرم کا
مانند نکر تو مجھے دنیا میں الم کا

۳۴

نکلا جو سوے شام لعیں لشکر بدکار
ہر سمت سے آنے لگے ہر ہر طرف سے
ہر ایک کے ہاتھ میں تھا کھلا ہوا خنجر
کی اک نظر فلک نے شہیدوں کے اوج پر
وہ سب گہر نثار کے شہ کی فوج پر

۳۵

جب آسمان سے نکلا آخر درخشان ہوا
چمکا ہوا وہ کہ سب پہ یہ عیان ہوا
ان میں بلند زینب کا نشان ہوا
دیکھا جوان حسینؑ و حسنؑ کے شباب کو
لے آئی صبح آئینۂ آفتاب کو

۳۶

آئینہ حیران تھا آفتاب
لیکن بمثال آئینہ جوانان لاجواب
آئینہ رو بہ تھا کہ آفتاب جانکر جواب
گو رو برو تھا چشم نہ حاضر تھا آئینہ
رخ ایک کا بس ایک کے خاطر تھا آئینہ

۳۷

قربان لشکر آنجہ سپاہ ہم
ایک ایک آفتاب عرب و عجم کے تھے
نکلا جو نعرہ صدر سے آسمان ہلے
خالی ہوئے وہ گھوڑے سے جو جو سوار تھے

www.emarsiya.com

۴

وہ سب کو ایک ملک نشوکت و جلال
ثابت قدم تھے قطب کی صورت وہ بے مثال
بازو کی بے بسی کا وہ جوڑا عرصہ قتال
اور ہمسری میں حیدر صفدر کی تھا مثال

جو نقش پا تھا فوج شہ دین پناہ کا
سر تاج تھا وہ خسرو زرّین کلاہ کا

۵

اوٹھا تھا عکس عارض و خط کا جو بار بار
اوٹھا تھا خاک سنج و سنبلان سے غبار
اوٹھی تھی ہمراہ لے کے وہ آندھی ہزار
اونکی ہوا کی سرصہ ہوتی تھا ایک یہ شمار

معمور دشت تھا شہدا کی شمیم سے
روے شہادت آتی تھی موج نسیم سے

۶

سب نور عرش تھے شہدا کے مزار پر
دنیا سے بے خبر وہ تھے استغفار پر
وارون کا اشتیاق شہادت کا انتظار
کرتے تھے بیخ بیخ کی بھی ذکر کردگار

جو صبح کا یہ ورد تھا اونکے صفات ہین
سرگشتۂ عبادت خالق ہی رات مین

۷

آقا بہ بست صاحب عزت وفا ثبت
اعمال نیک سے تھی دنیا مین اونکی گنت
اور جمعہ خدا تھا فقط اونکی نوشت
اونکا کلام نور تھا اونکا کلام نور

وہ صبح کا نہ چار طرف کو ظہور تھا
پھیلا انھین کے چہرون کا عالم مین نور تھا

۸

زینب کے تھا وہ کنبہ کا عنقا عقیدہ
جب حسین اونکی بیبی تھی وہ مہ جبین
توفیق حق رفیق تھی ہمراہ تھی یقین
تسلیم کے سپرد تھا اونکا کل یقین

خواہش زرہ کی تھی نہ جوان کو نہ پیر کو
جوشن تھا حفظ حق کا صغیر و کبیر کو

۹

کہتے تھے پنجتن سے وہ ہمراز ہر نفس
چار آئینہ تو قلعۂ نا پائدار ہے
یاں نام پنجتن کا دعاے حصار ہے
جب تک حواس ہین یہ ہمارا حصار ہے

چار آئینہ تو قلعۂ نا پائدار ہے
یاں نام پنجتن کا دعاے حصار ہے

۱۰

کہتا تھا اوٹھ کر وہ شہادت مین جو سبقت
میدان مین سے بعد ہو بیبی کی بے کسی
اسکو تو اوٹھ کر ہو بیبی کی بے کسی
میدان مین سے بعد ہو بیبی کی بے کسی

مظلوم کے رفیق ہین غربت سے کام ہے
جرأت سے کام کیا ہے شہادت سے کام ہے

۱۱

بولا کوئی دلیر یہ گردن ہلا ہلا
ہم تو سلاح جنگ ہین تن پر سنوارینگے
تینون انھین کی چھینکے اونکو مارینگے

ہم تو سلاح جنگ ہین تن پر سنوارینگے
تینون انھین کی چھینکے اونکو مارینگے

۱۲

بانی طلب بہشت سے شاہ زمن کرین
اور اپنے ہاتھ سے مرا غسل و کفن کرین

چار آئینہ تو قلعۂ نا پائدار ہے
یاں نام پنجتن کا دعاے حصار ہے

www.emarsiya.com

۱۳

کہتا تھا تیغ تول کے اک صاحب یقین
یا آج فوج شام نہین یا تو ہم نہین
کہتا تھا دل بڑھانے کو یہ دوسرا وہین
مردون کی بس یہ بات ہے واللہ آفرین

نیت تو ہی بخیر اب انجام نیک ہو
پھر موت زندگی ہی اگر نام نیک ہو

۱۶

بولا کوئی حسین کی خدمت وہ کیجئے
رتبے خدا سے بوذر و سلمان کے لیجئے
گھر بار جان و مال تصدق مین دیجئے
پیاسے ہی قتل ہو جیے پانی نہ پیجئے

یہ فضل کبریا ہی جو حیدر کے پاس ہون
ورنہ کہین بہشت مین شبیر کے پاس ہون

۱۹

بالفرض ہمکو رنج ہین اور اشقیا ہین شاد
ہم سو سے ہین قلیل وہ ہین لاکھ سے زیاد
ہم تشنہ لب ہین وہ لب دریا ہین بامراد
ہم ہین فقیر اور غنی ہین وہ بدنہاد

یہ سب سہی پہ رتبے مین ہم سے سوا نہین
آقا تو اونکا حضرت شبیر سا نہین

۱۴

گردن مین تھے کسی کے حمائل کسی کے ہات
گاہے تو اختلاط تھا گاہے تھا التفات
ہنس کر سنا رہا تھا کسی کو کوئی یہ بات
لڑنے مین آج ہوگا تمھارا ہمارا سات

ہی مجھسا خوش نصیب کوئی کائنات مین
دامن حسین امام کا اور میرے ہات مین

۱۷

عمامہ رکھے ہاتھ پہ کرتا تھا اک دعا
یارب تصدق آل پیمبر کی پیاس کا
یہ صبر دے کہ لب نہ کرین پیاس کا گلا
ہمت وہ بخش سر شہ دین پر کرین فدا

ہم ہون رکاب شاہ ہو جنت کی سیر ہو
دنیا بخیر ہو چکی عقبے بخیر ہو

۲۰

نظارہ کن تھے خیمے کے وہ خاصۂ ودود
یعنی شتاب شاہ شہیدان کا ہو ورود
مجرا کرین جمال کو دیکھین پڑھین درود
ہی صبح آفتاب امامت بھی ہو نمود

پر خیمۂ حسین مین اب شور و شین ہی
یہ شور الوداع جناب حسین ہی

۱۵

اک سمت کو بلند تھی تکبیر کی صدا
قرآن تھا اک جوان فصاحت سے پڑھ رہا
پڑھتا تھا کوئی نادِ علی کوئی لافتا
نعرے تھے یا علی ولی کے جدا جدا

کہتے تھے شاہ آل رسالت پناہ مین
حیدر کے شیر بولتے ہین قتل گاہ مین

۱۸

بولا کوئی حق اپنی طرف ہی تو کیا ہی غم
یہ فوج ہی یہ تیغ ہی یہ رن ہی اور ہم
گر مر گئے شہید ہوے مالک ارم
زندہ رہے تو باور شاہنشہ امم

لپٹے ہین دامن شہ عالی نہاد سے
دامن بھرے ہوے ہین ہمارے مراد سے

۲۱

اوسوقت اہل بیت مین تھی طرفہ واردات
جز نوحہ کچھ سخن تھا نہ جز آہ کوئی بات
کہیے نہ صبح قتل قیامت کی تھی وہ رات
غل تھا حسین چھوڑتے ہین بیکسون کا سات

بے وارثی کا آل نبی کو پیام ہے
لو رخصت حسین علیہ السلام ہے

www.emarsiya.com

۲۲

وان تھا فلک پہ ایک گریبان صبح چاک
یان سب حرم تھے چاک گریبان و دردناک
انجم کے آنسوؤن سے رخ آسمان تھا پاک
پر فاطمہ کا چہرہ تھا اور کربلا کی خاک

بیتابیٔ بتولؑ کا رن مین یہ ڈھنگ تھا
گہ سر تھا سنگ پر تو کبھی سر پہ سنگ تھا

۲۳

زینبؑ کو یہ خبر بھی نہ تھی صبح ہے کہ رات
اک ہاتھ اوسکا سینہ پہ تھا ایک سر پہ ہات
کہتی تھی ایک ایک سے گھبرا کے وہ یہ بات
گویا کہ پنجتن کی ہوئی قطع اب حیات

بن بھائی کا جہان مین نہ مجکو خدا کرے
لوگو دعا کرو کہ یہ زینبؑ قضا کرے

۲۴

یہ کہکے اپنے بیٹون کو زینبؑ بلاتی تھی
سجادہ حسینؑ کے نزدیک جاتی تھی
بھائی کے گرد بیٹون کو اپنے پھراتی تھی
گہ دیکھکر نجف کی طرف یہ سناتی تھی

چھوڑین نہ مجکو مین نہ جیونگی جدائی سے
باسفارش آکے کرو میرے بھائی سے

۲۵

آتی تھی گاہ خیمے کے در پر وہ بیقرار
وان رو کے ذوالجناح سے کہتی تھی بار بار
تیرے نثار اور ترے راکب کے بھی نثار
احسان تیرا ہوئیگا زینبؑ پہ بیشمار

برباد کیجیو نہ علیؑ کی کمائی کو
مقتل مین لے نہ جائیو زینبؑ کے بھائی کو

۲۶

حضرت کا قصد دیکھکے بانوے دردناک
ملنے لگی سکینہؑ و کبراؑ کے منھ پہ خاک
اصغرؑ کو جانتی تھی کہ ہوگا نہ یہ ہلاک
کرتا کیا یتیمون کے مانند اوسکا چاک

بولی ابھی تو پیاس کے صدمے سے روتے ہو
دیکھون یتیم ہوتے ہو یا قتل ہوتے ہو

۲۷

مان نے ملی جو خاک سکینہؑ کے چہرے پر
پر تو نہ سمجھی وہ کہ مین اب ہونگی بے پدر
پڑھتے تھے شہ وظیفہ کہا اونسے آکر
امان کا شکوہ لائی ہون اے شاہ بحر و بر

تم پونچھتے ہو منھ مرا دامان پاک سے
امان لے کیون بھرے مرے رخسار خاک سے

۲۸

جب پڑھ چکے وظیفہ آخر شہ زمان
دیکھا رخ سکینہؑ اور آنسو ہوے روان
فرمایا اے یتیم پدر گیا کرون بیان
بہ خاک تیرے منھ پہ یتیمی کا ہے نشان

بچپن مین تو پدر کے بھی لاشے پہ روئیگی
اور مبتلاے رنج اسیری بھی ہوئیگی

۲۹

رو کر کہا سکینہؑ نے اے شاہ بحر و بر
روداد سے یتیمون کے تو مجکو ہے خبر
جیسی یتیم دختر مسلم ہے ننگے سر
لیکن بتاؤ حال اسیری کا اے پدر

جس کا پدر نہو وہ یتیم و حقیر ہے
مادر نہ جسکی سر پہ ہو کیا وہ اسیر ہے

۳۰

شہ نے کہا تو ہوئیگی مادر سے بھی جدا
لیکن کرون مین شرح اسیری کی تجھسے کیا
ننھا سا جب رسن مین بندھیگا ترا گلا
اور چھوٹے چھوٹے ہاتھ بھی باندھینگے اشقیا

کھا کر طمانچہ شمر کا جسوقت روئیگی
آگاہ اوس گھڑی تو اسیری سے ہوئیگی

www.emarsiya.com

۳۱

[illegible] بولی حضور شہ امم
[illegible] قسمت مین [illegible]
[illegible] بھی مری [illegible]
مظلوم بیت سے شہ نے کیا اپنے سر کو خم
رخصت کو آئے بال بکھیرے ہوئے حرم

بس ای دبیر وقت ہی یہ شور و شین کا
غل ہی حسینیون مین وداع حسین کا

۳۲

زینب سے پھر لیا شہ بیکس نے یہ کلام
لو خواہر الوداع کہ ہی رخصت امام
یہ صبح قتل ہمکو شہادت کا ہی پیام
اب رات بھی تمام ہی اور بات بھی تمام

جاتا ہون مین تو شیعون پہ قربان ہونے کو
دنیا مین تم رہو مری غربت پہ رونے کو

۳۳

رخصت نہ مانگیے مجھے خنجر لگائیے
بیکس بہن کو مار کے خیمے سے جائیے
اور قبر اپنے ہاتھ سے میری بنائیے
پھر بھی یقین ہی خیمے سے مرنے نہ پائیے

جاؤ جو رن کو بعد مرے انتقال کے
دامن پکڑ لون ہاتھ لحد سے نکال کے

مطلع

۳۴

جب صبح بے ردائی زینب عیان ہوئی
اور آخری سپاہ خدا مین اذان ہوئی
ناموس مصطفیٰ مین بپا یہ فغان ہوئی
بس اب بہار گلشن زہرا خزان ہوئی

کانپے گا عرش فاطمہ کے شور و شین سے
جسدم وداع ہوئیگی زینب حسین سے

۳۵

ہاتھون سے دل پکڑ کے گری دختر بتول
دامن سے لپٹی شاہ کے وہ بیکس و ملول
ٹھہرا کے دل کو بولی کہ ای نائب رسول
مرنا قبول ہی ترا ماتم نہین قبول

زینب کو پہلے ذبح کرو خیمہ گاہ مین
پھر جاؤ سر کٹانے کو تم حق کی راہ مین

۳۶

لپٹونگی پاؤن سے جو کمر سے چھڑاؤ گے
مر جاؤنگی تو تجھسی بہن تم نہ پاؤ گے
زینب تمہارے ساتھ ہی جس سمت جاؤ گے
امان گلہ کرینگی جو مجکو رولاؤ گے

آگے تو میرے حال پہ تم رحم کھاتے تھے
امان کے سامنے بھی کبھی یون رولاتے تھے

۳۷

فارغ ہوئے نماز سے ناگہ شہ امم
آئے حرم سرا مین پئے رخصت حرم
فضہ کو دیکھکر یہ پکارے بچشم نم
لا کہنہ جامہ کوچ ہی اپنا سوے عدم

روداد آج کی نہ فراموش ہوتی تھی
یہ دن وہ ہی کہ فاطمہ جسدن کو روتی تھی

۳۸

تنہا جو چھوڑتے ہو مری کچھ خطا بھی ہی
کوئی بجز حضور مرا آسرا بھی ہی
کوئی بزرگ سر پہ ہمارے رہا بھی ہی
یہ درد لا علاج ہی یا کچھ دوا بھی ہی

دم اتنے بیکسون کا ترے دم کے سات ہے
اب تو خدا کی ذات ہی یا تیری ذات ہی

۳۹

شہ روئے بیقراری زینب پہ خوب سا
بولے کہ ہو خموش بہن بہر کبریا
یان سے نجف قریب ہی سنکر تری صدا
ایسا نہو کہ قبر مین تھرائین مرتضیٰ

وہ بولی قتل ہوگے جو تم اس دیار مین
اوسوقت کیا نہ تڑپینگے بابا مزار مین

www.emarsiya.com

۴۴۰

شبّر نے کہا بھیّا ہمیں مصر اضطراب کیا
ہم راضی برضا ہیں جو راضی رضا ہیں
زینب نہیں جان لو اب اسکی بلا
ہمکو فدا کرو رہ حق میں تو ہاے کیا

۴۴۳

ایک عرض ہو یہ قبول ہو تو ہم
دیکھو جو بچکر سے بعد ہم
لیکن یہ ملک جو ہو اور ہو ہمیں
ایسا ہو تو ہو ہمیں عزت ہم

۴۴۶

شبّر نے کہا بھیّا ہمیں مصر اضطراب کیا
ہم راضی برضا ہیں جو راضی رضا ہیں
زینب نہیں جان لو اب اسکی بلا
ہمکو فدا کرو رہ حق میں تو ہاے کیا

تکرار یہ کریموں کی ہمت سے دور ہے
یہ بات فاطمہ کی سخاوت سے دور ہے

وارث کوئی ضرور ہے اس واردات میں
زینب کا ہاتھ دو علی اکبر کے ہات میں

قربان مجھپہ بیٹے کو خیر الورا کریں
امت یہ اونکی ہم نہ بیسر کو فدا کریں

۴۴۱

صابر کہی تم بہن ہو تو انسی ہو بھائی ہو
امت ہو تم دار کو اور انا ہو
تم اسکو بھائی ہو بھائی ہو
ملک کو بھائی ہو بھائی ہو

۴۴۴

شبّر نے کہا بس بہت ہو گیا
اکبر کی لاش کا ہو گیا
پھوپھی تو ان جا کی لاش پہ
ہاتھ کی بھی کہا ہو

۴۴۷

یہ کہکر ہو رہا تھا کہ پیدا ہوئی صدا
اے فخر مصطفٰے تجھے زینب پکارتی
بیٹی میں تیری ماں کی قسم ہو گیا
بیٹی کو بھائی کہکر ہو

اسدم جو کوچ آپ کا دنیا سے ہو گیا
مادر نہیں ہے کون مرے غم میں روئیگا

تم بال کھولے جاؤ گی اکبر کی لاش پر
بیٹھو گی وقت عصر برادر کی لاش پر

یہ وقت وہ نہیں ہے کہ بیٹھو خیام میں
اب آج تم رہو مری امت کے کام میں

۴۴۲

زینب تو ہو گئی ہے
آیا جو اسکو ہوش
اے بھائی یہ وطن

۴۴۵

رو کر کہا بہن سے کہ اے سبط مصطفٰے
ہے یاد مجکو وعدہ طفلی جناب کا
اقرار یاد ہے قتل کا ہے آپ سے کیا
قربان جاؤں آپ ہو اکبر کو دیکھ کر

۴۴۸

اب آج تم رہو مری امت کے کام میں
امت کو میری ساتھ لیکر ہو
وہ جلوہ ہو گا

ماہر ہے جو مرضی حق ہے وہ ہو ئیگی
ہاں صاحد ہارو تم یہ بہن تم کو رو ئیگی

بالوں سے دیکھی جائیگی لاش اپنے لال کی
اوسکی تو یہ کمائی ہے اٹھارہ سال کی

گر انصرام بخشش امت کا کام ہو
میرا بھی نام ہو گے تمھارا بھی نام ہو

www.emarsiya.com

۴۹

عباسؑ نے جو سنا کہ امام فلک جناب
ایک ایک سے وداع ہوئے ہو سے بعد بعد تاب
نکلے درخیام سے مانند آفتاب
عباسؑ نامور سے کیا اس نے یہ خطاب
زیب رکاب تھا جو قدم اس جناب کا
طوقِ گلوئے حسن تھا حلقہ رکاب کا

۵۰

دیکھا کہ لشکرِ ستم ایجاد ہے تمام
جرار بہادر و صف آراد ہے تمام
جس کا جہاں مقام تھا آباد ہے تمام
حملہ کو منتظر کوئی جوں باد ہے تمام
صف بستہ ہے مقتنم بے تہ ہزار قلیں کی
ابرِ روزِ حشر ہوگئے جلو میں حسینؑ کی

۵۱

یہ سن کے خیمہ گاہ میں آئے وہ نیک جیب
اور روضہ نبی کو جھکایا وہ سر نجیب
بولا ادب سے دیکھ کے لشکر وہ بے نصیب
صف صف ہے جو کھڑا ہوا لشکر وہ بے نصیب
ہیرو و ملک نثار ہوئے آن بان پر
دیکھیں گے بہشت کے تو آسمان پر

۵۲

عباسؑ نے جو دیکھ لیا لشکرِ ستم
غصہ سے ہو گئے وہ دلاور کے پیچ و خم
آنکھوں سے اشک بہنے لگے ہو کے دیدہ نم
بولے کہ ہائے ہائے یہ ظالم ہیں کس قدر
عباسؑ کے لئے ہے فلک کی یہ آزمائش
ہے ہے حسینؑ پر ہے ستم کی یہ آزمائش

۵۳

مشغول صف شکن ہے ہر اک صف شکن کے ساتھ
ہر ایک ہے جری ہر اک صف شکن کے ساتھ
ہر ایک ہے بلند ہر اک صف شکن کے ساتھ
ہر ایک ہے سپر ہر اک صف شکن کے ساتھ
تیغ و سپر بدوش و علم اور سنان بدست
ہر ایک ہے صف شکن ہر ایک ہے صف شکن بدست

۵۴

مگر اہوں نے کیا شہ عادل کا سامنا
کیا کربلا میں تھا حق و باطل کا سامنا
کیا کیا جوان فضلِ خدا سے بہم ہوئے
پر تین جاں نثار بہتر میں کم ہوئے

۵۵

یوں بیٹھے تھے فوج میں لشکر کے بد نہاد
جیسے کہ کفر ہو جیسے ضلالت و عناد
جیسے کہ ظلم و جور ہو جیسے دغا و فساد
جیسے کہ ہو ستم جیسے کہ ہو جفا و بیداد
جیسے کہ ہو ستم جیسے کہ ہو جفا و بیداد
جیسے کہ ہو ستم جیسے کہ ہو جفا و بیداد

۵۶

دیکھی جو فوج شہ نے کثرت کفار بے شمار
عباسؑ سے کہا کہ کھڑے ہو کے نامدار
جاؤ کہ ہو گئے ہیں ستم گار بے شمار
کیا قصد جنگ کیجئے لشکر قلیل ہے
عباسؑ نے کہا کہ خدا تو کفیل ہے

www.emarsiya.com

۵۸

جبران ہو کے کہنے لگے شاہ بار سے
نانا سے تیرے تجھ سے ہیں ہم بیزار سے
وہ بولا اختیار کریں اب جو شخص ہیں
ہاں جھاڑ دیں تمام تعلق ہم اس سے ہیں

۵۹

کہنے لگا علی سے جب سب سوئے کربلا
تھا نام سب سے پہلے اول بھی یاد تھا
آن دوست کو ہراول لشکر ہوں کا کیا
کہنے لگے کہ ہراول لشکر ہوں کا کیا

۶۰

لیکن وہی ہیں ہم سے غرض سے نامور ان
اور ہیں یہ حال کفر ہے کافر ہے جو یہ جان
گھبرا کے کہنے لگی وہ زینب یہ سن کے آہ
لے جائیں گے وہ ہم کو بلا کر یہ گاہ گاہ

۶۱

عباس کی نظر جو پڑی ان کے حال پر
زینب کھڑی ہے ہاتھ سے دامن کو تھام کر
فرزند میرے قتل ہوں سرور کی خیر ہو
یارب مرے غریب برادر کی خیر ہو

۶۲

زینب نے کہا جاؤ عباس خیمہ گاہ
اصغر ہیں بنی فاطمہ کے نورِ عین سے
عباس آج تم نہ جدا ہو حسینؑ سے
اصغر تلک ہے کشتۂ بیکاں لکھا ہوا

۶۳

عباس نے کہا کہ ہے بیکار یہ سپاہ
ایسی ہے اس سے ہیچ مدار یہ سپاہ
ہمکو علم ملا ہے شہ دیں پناہ کا
لیکن نہیں ہوا ہے ہراول سپاہ کا

۶۴

زینب وہ سن کے بولی کہ اے بی بی حزیں
بھائی کو اس سے کہنے لگی وہ دلِ حزیں
ان بلا دو اسکو ہے یہ ہراول سپاہ کا
اب گھٹنیوں پہ چلینگے نہ سیراب ہونگے

۶۵

عباس نے جو کھول کے نامہ کو دیکھا
ہے ہے یہ کیا ہوا ہے یہ کیا ہو گیا ہوا
زینب نے سن کے بولی کہ اے بی بی حزیں
ماں سے بچھڑ کے قبر کے پہلو میں سوئینگے

۶۶

مر جائینگی بہن مری الفت کمال ہے
دیں سے نہ کھیلو نوبت جنگ و جدال ہے
ہاتھوں پہ تشنگی سے تڑپ کر ہوئے نڈھال
اسپر بھی ایک تیر نہ کھائینگے ہاتھ پر

www.emarsiya.com

۶۶

حضرت علی کی فرد بیان کا بیان ہیں
کیسی کہن سے کیسی کا بانکا جوان ہیں
ہمراہ فوج حسین کے لاکھوں جوان ہیں
جس جا کمر میں یہ جا وہیں پہلوان ہیں

اصغر کے بعد چھوٹے بھتیجے کو روئینگے
عبداللہ اونکی گود میں مقتول ہوئینگے

۶۷

یہ سنکے نیک بخت جو ہوئے نامور
دو فوج لشکر سے ہوئے سلطان کی طرف
صرف ملاحظہ ہوئے سلطان کی طرف
آئے وہیں کے ابن زیاد فرقیوں کی طرف

آتے ہیں میرے دوست ملاقات کیجیو
اب کوئی دم میں قدرت حق دیکھ لیجیو

۶۸

حضرت نثار جاؤں میں اس بانکپن پہ یار
زینب بلا کی سب سے ہے اس کمسنی پہ پیار
اصغر نثار جاؤں میں اس بانکپن پہ یار
زینب نثار جاؤں میں اس بانکپن پہ یار

اب یہ بتاؤ ہوش ہیں کے بجا نہیں
حضرت کسی طرح سے بچینگے یا نہیں

۶۹

حضرت کی فوج میں جو ہوئے نامور جوان
عباس سے جو کہتے تھے شیر ژیان کا بیان
حضرت کی فوج میں جو ہوئے نامور جوان
جب وہ فوج میں آوے امام زمان

دیکھو شہید تیغ جفا ہیں لکھے ہوئے
تنویر سید الشہدا ہیں لکھے ہوئے

۷۰

اصغر کے بعد چھوٹے بھتیجے کو روئینگے
عبداللہ اونکی گود میں مقتول ہوئینگے

۷۱

ناگاہ آئی فوج سے عبداللہ ہوا
اور لاکھ جان سے شہ دین فدا ہوا
ہاتف میں بھی جو کافر بیباک تھا ہوا
ہاتف نے بھی جو کافر بیباک تھا ہوا

بس اے دبیر طول سخن کیا ضرور ہے
جنگاہ میں مقابلۂ نار و نور ہے

۷۲

دونوں صفوں کو دیکھ رہا تھا وہ جس گھڑی
کہتا تھا اختیار کرا دل اب ایک بات
دونوں کا ایک رستہ اور وہ رہ خدا کی ہے
دونوں کا ایک رستہ اور وہ رہ خدا کی ہے

واں چند تشنہ لب ہیں ادھر فوج شام ہے
حقیت حسین علیہ السلام ہے

۷۳

حضرت اور از غیب کی دیکھی جو یہ مدد
اور ہست تھے جو بیکس و تنہا ہل سے ہم
اب ہم جو عضو عضو میں رعشہ ہے کاہ کا
اب ہم جو عضو عضو میں رعشہ ہے کاہ کا

تھا نخبت یاوری یہ خدا مہربان تھا
تھا قصد جنگ پر حق و باطل کا درمیان تھا

۷۴

چاروں کتب سے مطلب فرقاں کو چن لیا
باطل سے حق کو کفر سے ایمان کو چن لیا

۷۵

دنیا میں تاج تخت سے جو سر فراز ہے
ہر وقت سجدہ ریز ہو اور نماز ہے
سو سو قضا ہو جس کی وہ تخت نماز ہے
تیغوں کو جس کی تخت نماز ہے

دل نے کہا کہ شافع محشر وہ شاہ ہے
اونکے کرم کے سامنے یہ کیا گناہ ہے

www.emarsiya.com

۷۶

ہمراہ چھوٹے بھائی اور دو فرزند کو لیا
بڑھنا دعا سے کوچ جری فوج سے چلا
آگاہ تھے کوبان دل بے گانہ تھے سب
حضرت بھی اپنی فوج سے دو میل جا چکے

۷۷

عباس میرے حر کی چلو پیشوائی کو
اللہ رے خلق بنسکے پکارے یہ بھائی کو

۷۸

بیارے ہیں شیعہ بنت رسالت مآب کو
تھا ہیں گی اونکے حکم سے حورین رکاب کو

۷۹

عباس لب فرات پہ سقائی کو گیا
حضرت نے قصد جب کیا میدان کربلا
عباس لب فرات پہ سقائی کو گیا
حضرت تو بیقرار تھے تیرے فراق سے

۸۰

حر نے کہا کہ حیف ہے بیعت دریغ کی
عباس بھی سوار ہوئے بڑھ کے تازی
عباس لے کے ساتھ علمدار بیس سوار
تیرا تو حصہ غیر کو ای حر دیا نہیں
اب تک کسی کو شہ نے ہراول کیا نہیں

۸۱

حر نے کہا کہ آپ کے قربان جاؤں میں
دریا پہ بیٹھا کر اسے کوبان بنا دیا
دریا پہ بیٹھا کر اسے کوبان بنا دیا
تقدیر تجکو لائی ہی راہ نجات میں

۸۲

عباس میرے حر کی خطا پہ کیا کلام
جو غفو کرے حر کی تو کیجئے کیا کلام
غصہ میں ہیں پر ہیں کمان کا نشانہ تمام
اب تیرا ہاتھ ہی مرے نانا کے ہات میں

۸۳

حر نے کہا حضور سے تو دی سزا مجھے
فرمایا تھا کہ ہوگی کڑی وہ سزا مجھے
خادم منتظر ہوگا کڑی وہ سزا مجھے
دیکھو نبی کا خلق عیاں ہے ہر ام سے
شبیر عذر کرتے ہیں ادنے غلام سے

۸۴

حضرت نے حر سے کہا دعا تجھے ارشاد کرتی ہیں
عباس بھی یہ بات کہی حر کے یار سے
آگاہ تھے کوبان دل بے گانہ تھے سب
حر سے کہا دعا تجھے ارشاد کرتی ہیں
چل خواہر حسین تجھے یاد کرتی ہیں

www.emarsiya.com

۸۹

۹۰

۹۱

اور دی دعا حسینؑ کی خدمت نصیب ہو
محشر میں بھی یہ ہیں تو ہمارے قریب ہو

بانی دیا سبھوں کو سقہ مستقر قین نے
پیاسوں کو جان تازہ عطا کی حسینؑ نے

ای حر یہ عہدہ ہے مرے عباسؑ بھائی کا
سقہ یہی ازل سے ہے حق کے فدائی کا

۹۲

۹۳

۹۴

ہفتم سے تشنگی ہے پیمبرؐ کے جانی کو
دو دو برس کے بچے ترستے ہیں پانی کو

مہمان کو لوگ راحت و آرام دیتے ہیں
مہمان کا کام کرتے ہیں یا کام لیتے ہیں

کٹجائے سر غلام کا سرور کی خیر ہو
فرزند میرا قتل ہو اکبرؑ کی خیر ہو

۹۵

۹۶

۹۷

کہتی تھی بچے اور بھی دنیا میں ہوں گے
لیکن ہماری طرح نہ ایذا میں ہونگے

قسمت کہاں جو خادم شاہ امام ہوں
شبیرؑ کے غلاموں کا میں تو غلام ہوں

بھائی کو صدقے کرتا ہے عباسؑ بھائی پر
ہوتا ہے خود نثار وہ حق کے فدائی پر

www.emarsiya.com

۹۴

حر سے کہا یہ باپ نے آکر فریب دے
تو اپنا لال کر کے فدا میرے لال پر
مین بھی نہ جاؤنگی مرے صاحب اولاد کو چھوڑ
اس ورد کی ہے صاحب اولاد کو خبر

حق کی امان ترے پسر خوش نہاد کو
اکبر بھی تیرا بیٹا بھی پہونچے مراد کو

۹۵

مطلع

جب سر کٹا کے خاک پہ اصغر سے لال گرا
اک آسمان سے تیر سہ پر کمان سے

اے ارمان حرکے بیٹے کی دعوت کو جا کہا
آکر یہ تیر ہے ترے بیٹے کی جان سے

جب بیٹے سر کو دیکھ کے بولی یہ ماں رضا
اکبر کو نہ سوا نہ اسے کم سمجھتے ہین
اپنا ہی سا ہر ایک کا دل ہم سمجھتے ہین

۹۶

حر نے کہا کہ آپ ہین ایسی ہی خود روان
آکر کہان غلام کا یہ در ہے کہان
تنہا نہ جائین مرد ہی آپ کے ہین عیان
بیٹے کی لاش پر ہو حر ابن بھی نوجوان

شادی یہی ہے اب کہ نہ شادی نہ بیاہ ہو
قربان ہم شبیہ رسالت پناہ ہو

۹۷

مطلع

حر نے کہا کہ آپ کے ہمراہ ہے کہان
ہے ہے کہان علی کا وہ لشکر کہان ہے

ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے
ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے

دنیا مین ای دبیر عجب نام حر ہوا
کہیے جسے بخیر وہ انجام حر ہوا

۹۸

مطلع

حر نے کہا کہ آپ کے ہمراہ ہے کہان
ہے ہے کہان علی کا وہ لشکر کہان ہے

ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے
ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے

ران مین تجھ حمایت شبیر آلہ ہوا
ای حر مرا پدر تری پشت و پناہ ہو

۹۹

مطلع

حر نے کہا کہ آپ کے ہمراہ ہے کہان
ہے ہے کہان علی کا وہ لشکر کہان ہے

ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے
ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے

اس بندۂ خدا کے جو آقا امام تھے
سب حر کی بندگی مین بمثال غلام تھے

۱۰۰

مطلع

حر نے کہا کہ آپ کے ہمراہ ہے کہان
ہے ہے کہان علی کا وہ لشکر کہان ہے

ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے
ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے

خالی گدا نہ پھرتا تھا اس آستان سے
حر بھوکا پیاسا جاتا ہے میر کے مکان سے

۱۰۱

مطلع

حر نے کہا کہ آپ کے ہمراہ ہے کہان
ہے ہے کہان علی کا وہ لشکر کہان ہے

ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے
ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے

اس رمز کو ہر ایک بشر جانتا نہین
اب حر کو بجز خدا کوئی پہچانتا نہین

۱۰۲

مطلع

حر نے کہا کہ آپ کے ہمراہ ہے کہان
ہے ہے کہان علی کا وہ لشکر کہان ہے

ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے
ہے ہے کہان وہ فاطمہ کا گھر کہان ہے

پاکون مین پاک ہونے کو یہ اہل دل گیا
دریا بنا وہ قطرہ جو دریا مین مل گیا

www.emarsiya.com

۱۰۳

لشکر مین حر کے دبدبے سے تہلکہ پڑا
بولا یہ شمر خوب رفاقت کی واہ وا
یارون کا ساتھ چھوڑ کے غیرون سے ملگیا
ایسی ہی سوجھتی ہے جب آتا ہے دن برا

ای حر ملا جو شاہ سے تو تجکو کیا ملا
حر نے کہا اب اور کہون کیا خدا ملا

۱۰۶

لڑتا تھا اوسکا شیر پسر صورت اسد
اور نعرہ زن تھا یا علی اکبر مدد مدد
بھائی کے نام پر بھی شجاعت کی تھی سند
عباس کہہ رہا تھا زبان سے وہ باخرد

یا ذوالفقار درد تھا حر کے حسام کا
تسبیح حر تھی نام مبارک امام کا

۱۰۹

مثل شرر کبھی نظر آئی کبھی چھپی
گاہے ادھر گئی اودھر آئی کبھی چھپی
گہ آشکار صف مین در آئی کبھی چھپی
سر پر چڑھی کبھی اوتر آئی کبھی چھپی

جھک کر جو بچ گیا اوسے خم ہو کے دو کیا
زین پر کھڑا ہوا تو علم ہو کے دو کیا

۱۰۴

تنہا لڑا کیا مین ہمیشہ سپاہ سے
اس معرکے مین ڈر گیا زہرا کی آہ سے
عقبیٰ کے آگے گر گئی دنیا نگاہ سے
حب علی نے پاک کیا ہر گناہ سے

نفرین کرے جہان تو کرے غم نہین مجھے
تحسین کہہ رہا ہی جہان آفرین مجھے

۱۰۷

لشکر کو تین شیرون نے ششدر بنا دیا
چن چن کے خود سرون ہی کو بے سر بنا دیا
سیسر کو کاٹ کاٹ کے بے پر بنا دیا
نیزون کو تیغون کو خنجر بنا دیا

کاہیدہ ایسے خوف سے پیر و جوان ہوے
انگشت خرد قامت خرد و کلان ہوے

۱۱۰

دامن پری کی شکل سنبھالے ہوے چلی
جوہر کی زلف دوش پہ ڈالے ہوے چلی
اژدر صفت زبان نکالے ہوے چلی
سانچے مین اپنے فتح کو ڈھالے ہوے چلی

کیا حسن خون کا جوہر تیغ روان مین تھا
موباف سرخ گیسوے حور جنان مین تھا

۱۰۵

یہ کہکے تیغ تیز علم کی پے ستیز
مانند تیغ ہو گیا بہر ستیز تیز
رہوار غازیون نے کئے گرم جست و خیز
ہر تیغ شعلہ ریز سے اعدا نے کی گریز

بیٹا یمین کو بھائی بسوے یسار تھا
اور قلب فوج مین یہ شجاعت شعار تھا

۱۰۸

شمشیر حر سے ہو گیا لشکر اولٹ پلٹ
جیسے اجل سے زیست کا دفتر اولٹ پلٹ
تن ہر قدم پہ زیر و زبر سر اولٹ پلٹ
خط جبین شکستہ مقدر الٹ پلٹ

مثل حروف جہر عدو منحرف ہوے
راکب بھی مرکبون کی طرح سے الف ہوے

۱۱۱

[illegible]
کوندی جو شام مین تو حلب پر گری یہ برق
ارض و سما جنوب و شمال اور غرب و شرق
اسکے حضور ایک سے تھا ایک کو نہ فرق

گردون پہ مثل زہرہ زمین سے روان ہوئی
اور لامکان کو چرخ برین سے روان ہوئی

www.emarsiya.com

۱۱۲

کہتے تھے حر سے متفق اللفظ اشقیا
آگے تو زور جنگ میں ایسا ترا نہ تھا
حر نے کہا کہ آج ہی تائید کبریا
مظلوم کے عوض تھا میں آگے کہاں بڑا

یہ زور و شور آج جو مجھ خستہ تن کا ہی
اب ہاتھ میری پشت پہ خیبر شکن کا ہی

۱۱۳

ناگاہ رن میں گھوڑے سے حر کا پسر گرا
حر کو نہ دی صدا علی اکبر کو دی صدا
اکبر جو قتل گاہ میں دوڑے برہنہ پا
حر نے اوٹھا کے ہاتھ یہ شہزادے سے کہا

شرماؤنگا میں آگے رسالت پناہ کے
رن میں نہ آؤ واسطے شیر الٰہ کے

۱۱۴

پھر حر جوان بیٹے کے لاشے پہ خود گیا
دیکھا تو پیاس سے وہ رگڑتا ہی دست و پا
بولا کہ نامراد ہی دنیا سے تو چلا
پر شکر حق فدا علی اکبر پہ ہوا

پھر گود میں اوٹھا کے تن پاش پاش کو
لے آیا شہ کے سامنے بیٹے کی لاش کو

۱۱۵

راوی بیان کرتا ہے آیا جو حر ادھر
اکبر کے گرد لیکے پھرا لاشہ پسر
پھر لاش ڈالدی علی اکبر کے پاؤں پر
اوسدم تھے سارے صاحب اولاد نوحہ گر

کہتے تھے شاہ ہم بھی یہ صدمہ اوٹھائینگے
اکبر کی لاش ہم بھی یوہیں رن سے لائینگے

۱۱۶

بانو پکاری خیمے سے اوسدم بصد فغان
اکبر تم اپنے فدیے کا لاشا لے آؤ یان
بن بیاہا اپنی مان کا یہ بیٹا ہی نوجوان
رکھو نہ بیکسوں کی طرح سے اسے وہان

اس لاش پر میں پیٹونگی مادر کے طور سے
کبرا سکینہ روئینگی خواہر کے طور سے

۱۱۷

یہ نوحہ سنکے حر سوئے جنگاہ پھر گیا
دیکھا تو قتل بھائی بھی ہی رن میں ہو چکا
کہنے لگا کہ یہ بھی علمدار بر فدا
اوسدم صدا علی کی یہ آئی کہ مرحبا

تجھسا کوئی رفیق امام امم نہیں
ای حر مجھے تو مالک اشتر سے کم نہیں

۱۱۸

نیزہ و تبر کے سامنے حر نے کیا جگر
پھل پر چھپوں کے کھانے لگا دن پہ بے خطر
حر کو صدا امام نے دی روک لے پسر
حر نے کہا یہ زخم شہادت کے ہیں ثمر

سائل بہشت کا ہوں امام غیور سے
اب جان کیا عزیز کروں میں حضور سے

۱۱۹

یہ کہہ رہا تھا شہ سے وہ گردن ہلا ہلا
ناگہ جگر سے پار ہوا نیزہ جفا
گرنے لگا جو گھوڑے سے اوسدم یہ دی صدا
اب نوخبر غلام کی ای شاہ کربلا

سر ننگے پا برہنہ شہ کربلا چلے
جنت سے پیشوائی کو خیر الورا چلے

۱۲۰

پہونچے جو حر کی لاش پہ شبیر ننگے سر
دیکھا پڑا ہوا ہی وہ مہمان لہو میں تر
گردش ہی پتلیوں کو نظر ہی ادھر ادھر
دم توڑتا ہی اور یہ دعا ہی زبان پر

یارب مجھے اجل سے بس اتنی امان ہو
آقا کو دیکھ لوں تو جدا تن سے جان ہو

www.emarsiya.com

۱۲۱

حضرت نے جو کی لاش کو آغوش میں لیا
سینے کو سینہ بھائی سے بھائی نے مل لیا
آہستہ اوسکو لیکے چلے خیمہ گاہ کو
زینب نے قنات لاکے وہ لاش اٹھا دیا

اہل حرم تو خیمے میں بیتاب ہوتے تھے
لاشے کے گرد شاہ کے اصحاب روتے تھے

۱۲۲

حر نے کہا علی کی عنایت ہے بین فدا
اک رات یہ بتاؤ تو اب اے شاہ کربلا
آتی ہے کیسے کان میں بیکس کی کچھ صدا
یہ سن کے ہنس کے شاہ نے فرمایا کچھ سنا

مادر کی یہ صدا نہیں معلوم ہوتی ہے
یہ کون بی بی ہائے بسر کیکے روتی ہے

۱۲۳

روئیں رسول زادیاں حر کو جو تھور سے
آواز نالہ آئی پیمبرؐ کی گور سے

۱۲۴

حر نے کہا حسینؑ سے یہ دین کا فنا
آیا ہے کیسا وقت کہ ہے ہے خدا خدا
اک لاش بے کفن ہے یہ بیٹے کا اور پدر
وہ بولا آنسو پونچھ کے شاہ فلک حشم

اب جلد جلد غسل و کفن کا کرو بہم
سن کر یہ غش میں آئے شہ دین و دو عالم

۱۲۵

بیٹے کو دیکھنے کی جو حسرت کرے غلام
آقا کی اپنے کیوں نہ زیارت کرے غلام

۱۲۶

شہ بولے ہر مجب کی خبر لوگ ہی لیتے ہیں
خط نجات حشر علیؑ تجکو دیتے ہیں

۱۲۷

دامن کفن کا ٹکڑے ہے دل چاک چاک ہے
اور بالوں پر پڑی ہوئی مقتل کی خاک ہے

۱۲۸

فرمائیے غلام کی حاجت روائی اب
مولا کے ہاتھ ہے مری مشکل کشائی اب

۱۲۹

غمخواریاں تری نہ فراموش ہوئینگی
جب ہمکو روئینگی تری خاطر بھی روئینگی

۱۳۰

ہے چار طرف جلوہ گری نور خدا کی
ہر ذرہ سے آتی ہے صدا اصل علا کی